بلوچستان صوبائی اسمبلی

سرکاری رپورٹ/اُنیسواں اجلاس

مُباحثات2010ء

﴿اجلاس منعقدہ 21/جون 2010ء بمطابق 8رجب 1431ھ بروز سوموار﴾

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	2
2	چیئرمینوں کا پینل۔	3
3	رخصت کی درخواستیں۔	3
4	میزانیہ بابت سال 11-2010۔	5
5	10-2009ء میزانیے کا نظر ثانی بجٹ۔	18
6	مالی سال 11-2010ء کا سالانہ بجٹ۔	19

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ **21** جون 2010ء بمطابق **8** رجب 1431ھ بروز سوموار بوقت شام 6 بجکر 10 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر، سید مطیع اللہ آغا، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب قائم مقام سپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔

یٰۤاَیُّھَاالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُلۡھِکُمۡ اَمۡوَالُکُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُکُمۡ عَنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ ۚ وَمَنۡ یَّفۡعَلۡ ذَالِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ o وَاَنۡفِقُوۡا مِنۡ مَّا رَزَقۡنٰکُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَ اَحَدَکُمُ الۡمَوۡتُ فَیَقُوۡلَ رَبِّ لَوۡلَاۤ اَخَّرۡتَنِیۡۤ اِلٰۤی اَجَلٍ قَرِیۡبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَکُنۡ مِّنَ الصّٰلِحِیۡنَ o وَلَنۡ یُّؤَخِّرَ اللّٰہُ نَفۡسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُھَاؕ وَاللّٰہُ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ o صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم ۔

پارہ نمبر ۲۸ سورۃ المنافقون آیت نمبر ۹ تا ۱۱

ترجمہ: اے ایمان والو! غافل نہ کردے تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے اور جو کوئی یہ کام کرے تو وہی لوگ ہیں گھاٹے میں۔ اور خرچ کرو کچھ ہمارا دیا ہوا اس سے پہلے کہ آپہنچے تم میں کسی کو موت تب کہے اے رب کیوں نہ دی تو نے مجھ کو تھوڑی سی مہلت کہ میں خیرات کرتا اور ہو جاتا نیک لوگوں میں۔ اور ہرگز نہ ڈھیل دیگا اللہ کسی چیز کو جب آپہنچا اس کا وعدہ اور اللہ کو خبر ہے جو تم کرتے ہو۔ o وَمَاعَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ۔

جناب قائم مقام سپیکر: بسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم ۔سیکرٹری اسمبلی رواں اجلاس کیلئے چیئرمینوں کے پینل کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت جناب سپیکر صاحب نے حسب ذیل اراکین کو اسمبلی کے اس اجلاس کیلئے علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے:۔

1۔ شیخ جعفر خان مندوخیل صاحب۔

2۔ میر ظہور حسین خان کھوسہ صاحب۔

3۔ ڈاکٹر آغا عرفان کریم صاحب۔

4۔ محترمہ روبینہ عرفان صاحبہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں

سیکرٹری اسمبلی: محترم میر ظفر اللہ زہری صاحب، وزیر نے بوجہ ناسازی طبیعت رواں اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

سردار یار محمد رند صاحب، ممبر بلوچستان صوبائی اسمبلی نے اپنے حلقے کے دورے پر جانے کی وجہ سے رواں اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

میر امان اللہ نوتیزئی صاحب، وزیر نے اپنے والد صاحب کی تیمارداری کی خاطر کراچی گئے ہوئے ہیں۔ وزیر موصوف نے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

میر طارق حسین مسوری بگٹی صاحب، ممبر بلوچستان صوبائی اسمبلی نے کوئٹہ سے باہر جانے کی وجہ سے 21/جون تا یکم/جولائی تک کے اجلاسوں کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

میر شعیب نوشیروانی صاحب، ممبر بلوچستان صوبائی اسمبلی نے بوجہ ناسازی طبیعت تین اجلاسوں کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترم عبدالخالق بشر دوست صاحب، وزیر بوجہ علالت اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔وزیر موصوف نے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ (رخصتیں منظور ہوئیں)

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات وتعمیرات): پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: جی صادق عمرانی صاحب!

وزیر مواصلات وتعمیرات: جناب سپیکر! آج جو اسمبلی کا سیشن ہو رہا ہے شہید بینظیر بھٹو کی جدوجہد کا مرہونِ منّت ہے۔ رانی محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کا میں بحیثیت پارٹی کارکن ضروری سمجھتا ہوں کہ اس اجلاس میں ہم اپنے قائد شہید رانی محترمہ بے نظیر بھٹو کو خراجِ تحسین پیش کریں۔ جناب سپیکر صاحب!

میرے چارہ گر کو نوید ہو' صفِ دشمناں کو خبر کرو
وہ جو قرض رکھتے تھے جان پر' وہ حساب ہم نے چُکا دیا

جناب سپیکر! محترمہ بے نظیر بھٹو شہید نے کہا تھا کہ ہم نے اپنی زندگی' اپنی آزادی' اپنی جوانی' اپنا ذہنی سکون جمہوریت کیلئے قربان کر دیا۔ میری سیاست' میری سوچ' میری فکر اِس ملک کے غریب عوام اور اس ملک کے پسے ہوئے مظلوم عوام کو عزت اور آبرو کے ساتھ مقام دینا اور اُنکی حقِ حاکمیت کو تسلیم کرانا ہے۔ آج ہر غریب کے دل میں بینظیر بھٹو زندہ ہیں۔ اسلئے کہ ہر غریب سمجھتا تھا اور سمجھتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہو گیا۔ ہو گیا بس۔

وزیر مواصلات وتعمیرات: میری عزت' میرا وقار' میری اولاد کا مستقبل صرف بینظیر کے ساتھ وابستہ ہے۔ جناب سپیکر! وہ نظروں سے تو اوجھل ہیں لیکن ہماری رُوح میں سمائی ہوئی ہیں۔ ہماری سیاست کو آج بھی انکی رہنمائی حاصل ہے۔ جناب سپیکر! شہید ذوالفقار علی بھٹو۔۔۔ (مائیک بند)

جناب قائم مقام سپیکر: ہو گیا۔ ہو گیا۔ جی وزیر خزانہ! میزانیہ بابت سال 11-2010ء

میر اسد اللہ بلوچ (وزیر زراعت): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ وزیر خزانہ! میزانیہ بابت سال 11-2010ء اور ضمنی میزانیہ بابت سال 10-2009ء پیش کریں۔ (مداخلت۔ شور)

وزیر زراعت: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: excuse me آپ تشریف رکھیں۔ وزیر خزانہ پیش کریں۔

وزیر زراعت: سر! یہ بجٹ کے متعلق ہے میں اس بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ کل کوئی فوت ہو جائے تو یہ ضروری ہے یہ اسکا حصّہ ہے۔۔۔ (مداخلت۔ ڈیسک بجائے گئے۔ شور)

جناب قائم مقام سپیکر: آج تو پیش ہونا ہے۔آج تو پیش ہونا ہے۔آپ پیش کریں۔

وزیرزراعت: جناب! ان minutes میں ٹیکنیکل غلطی ہے وہ میرے پاس ہیں۔اس بجٹ میں ٹیکنیکل غلطی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آج پیش ہوگا پھر بعد میں دے دیں۔آج پیش ہونا ہے۔پھر بعد میں ٹیکنیکل۔بعد میں' بعد میں۔آپ تشریف رکھیں۔(مداخلت۔شور)

وزیرزراعت: اس بجٹ میں ٹیکنیکل غلطی ہے آپ کہتے ہیں کہ بیٹھ جائیں۔minutes میرے ہاتھ میں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

میزانیہ بابت سال 11-2010ء

میرمحمدعاصم کردگیلو(وزیرخزانہ): بجٹ تقریر 11-2010ء۔بسم اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم۔جناب سپیکر! میرے لئے یہ امرانتہائی اعزاز کا باعث ہے کہ میں اس منتخب شدہ معزز ایوان کے سامنے حکومت بلوچستان کا تیسرا سالانہ مالی بجٹ پیش کررہاہوں۔۔۔(مداخلت۔شور)

جناب قائم مقام سپیکر: آپ سب بیٹھیں۔

وزیرخزانہ: میں ممنون ہوں جناب نواب محمد اسلم خان رئیسانی' وزیراعلیٰ بلوچستان،عزت مآب گورنر بلوچستان' نواب ذوالفقار علی مگسی اوراپنے رفقاء کار کا جنکے مسلسل تعاون اور رہنمائی سے یہ ممکن ہوا۔

جناب سپیکر! جیسا کہ آپ جانتے ہیں پاکستان بالخصوص اہل بلوچستان کو بحیثیت مجموعی ایک پُر آشوب اور کٹھن صورتحال کا سامنا ہے۔بلاشبہ 10-2009ء بھی حکومت بلوچستان کیلئے مشکلات وآزمائشوں کا سال رہا دہشتگردی، انتہاپسندی اورخصوصاً ٹارگٹ کلنگ کے جو واقعات رُونما ہوئے نہ صرف کئی قیمتی جانیں ضائع ہوئیں بلکہ صوبے کی معیشت اور روزمرہ کاروبار پربھی انکے مضراثرات مرتب ہوئے۔

جناب سپیکر! حکومت بلوچستان نے نواب محمد اسلم خان رئیسانی کی قیادت میں رواں مالی سال کے بجٹ کو پیش کرتے ہوئے جو وعدے (Commitments) کئے تھے اُنکو عملی جامعہ پہناتے ہوئے یہ ثابت کردکھایا کہ یہ مخلوط حکومت صوبے کو درپیش اقتصادی وانتظامی اورامن وامان جیسے مسائل کو احسن طریقے سے حل کروانے اور ہرطرح کے چیلنجز کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔بلاشبہ پچھلے اَدوار کی وراثت میں صوبے کو اُووَرڈرافٹ (Overdraft) کی صورت میں ملی ہمیں سنگین مالی مشکلات کا سامنا رہا لیکن ہم نے اس چیلنج کا

بہ احسن طریقہ سے سامنا کیا اور اپنی بہتر حکمت عملی اور وفاقی حکومت کے تعاون سے صوبے کو مالی بحران سے باہر نکالا۔ بصورت دیگر ہم آج بھی ایک خطیر رقم اوورڈرافٹ (Overdraft) کی مد میں ادا کرتے اور ترقیاتی کاموں و دوسرے اخراجات کیلئے رقم کے محتاج ہوتے۔ ہماری کاوشوں سے اوورڈرافٹ کی مد میں 17.2 ارب روپے وفاقی حکومت نے اپنے ذمہ لے لئے۔ اور اس طرح سالانہ تقریباً 5 ارب روپے کی خطیر رقم مع اصل رقم اور سود سے چھٹکارا حاصل کیا۔

جناب سپیکر! حکومتِ بلوچستان نے رواں مالی سال کے دوران بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انتہائی اہم کامیابیاں حاصل کیں جو قابل تحسین ہیں۔ اِن میں سے کچھ کامیابیوں کا ذکر کرنا چاہوں گا:۔

(1) این ایف سی ایوارڈ اور وسائل کی منصفانہ تقسیم:

جناب سپیکر! قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ (NFC) 2009ء وفاق اور تمام صوبوں کیلئے ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ اس ایوارڈ کے ذریعے وفاق نے خصوصاً پسماندہ صوبوں کے مسائل مدنظر رکھتے ہوئے جو فارمولا طے کیا ہے اُسکی مد میں صوبہ بلوچستان کے رواں مالی سال کے محاصل 30 ارب سے بڑھ کر 83 ارب روپے سالانہ ہو گئے ہیں۔ ہماری کاوشوں ہی کے باعث یہ ممکن ہوا کہ 1954ء سے لیکر 2003ء تک کے گیس ڈویلپمنٹ سرچارج کے بقایاجات جو بالترتیب 180 اور 10 ارب روپے بنتے ہیں۔ وفاقی حکومت نے آغازِ حقوق بلوچستان پیکیج اور این ایف سی ایوارڈ کے ذریعے مہیا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ بلاشبہ آغازِ حقوق بلوچستان پیکیج اور این ایف سی ایوارڈ 2009ء کے تحت وفاق نے کافی حد تک ہمارے مالی مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اب ہم پر یہ لازم ہے کہ عوام کی اِس امانت کو پوری دیانتداری سے ترقیاتی کاموں میں استعمال میں لائیں۔

(2) لیویز فورس کی بحالی اور امن وامان:

جناب سپیکر! لیویز فورس کی بحالی ہماری مخلوط حکومت کی اولین ترجیح رہی ہے۔ بلاشبہ قانون نافذ کرنے کا یہ ادارہ انتہائی کم اخراجات میں گزشتہ ایک سو برس سے صوبے کے 95 فیصد علاقے میں قبائل اور عوام کی مدد سے امن وامان کا علمبردار تھا۔ لیویز فورس کو سابقہ حکومت نے عوام کی خواہشات کے برعکس اور صوبائی اسمبلی کی قرارداد کے منافی ختم کیا۔ ہمیں آج بھی وزیراعلیٰ بلوچستان نواب محمد اسلم خان رئیسانی صاحب کی تقریب حلف برداری کے فوراً بعد لیویز کی بحالی کا عوام سے کیا گیا وعدہ یاد ہے۔ آج ہم فخر سے سُرخرُو ہیں کہ یہ وعدہ ہماری حکومت نے پورا کر کے دکھایا۔

جناب سپیکر! لیویز فورس کو پولیس میں ضم کرنے سے ہم نہ صرف حکومتِ بلوچستان کے بلوچ اور پشتون قبائل وعوام کے امن وامان بحال رکھنے کے کردار سے محروم ہوئے بلکہ ہمارے اخراجات تین گنا بڑھ گئے۔ ہم بلاشبہ پولیس کی اہمیت سے غافل نہیں بلکہ چاہتے ہیں کہ یہ صوبے کے شہری حدود میں منظّم اور کارآمد ہو اور اس ضمن میں ہم اپنے تمام وسائل بروئے کار لائیں گے۔ ہماری حکومت نے بہتر امن وامان کی صورتحال کو یقینی اور اپنے قانون نافذ کرنے والے اداروں کو توانا رکھنے کیلئے تقریباً دس ارب روپے مختص کئے ہیں۔ اس مد میں دیگر اقدامات کا تذکرہ بھی کرنا چاہوں گا:۔

☆ ہم نے پولیس کے تقریباً ساڑھے پانچ ہزار اہلکاروں کو جو B ایریا کو A ایریا میں بدلنے والے (Conversion of B into A Area) پراجیکٹ کے تحت بھرتی کئے گئے تھے اُن کو ریگولر کردیا ہے۔ اسی طرح تقریباً چھ ہزار بلوچستان کانسٹیبلری کے ملازمین کو جو وفاقی حکومت کے پراجیکٹ کے تحت بھرتی کئے گئے تھے کو بھی ہماری حکومت نے ریگولر کردیا ہے۔

☆ ہم نے آنے والے سال میں لیویز کی مد میں 1500 نئی اسامیوں پر صوبے کے تمام ضلعوں میں بھرتی کیلئے اخراجات رکھے ہیں تاکہ سات آٹھ سالوں سے متاثرہ لیویز فورس کی کارکردگی مزید بہتر بنائی جاسکے۔

☆ لیویز فورس اور بلوچستان کانسٹیبلری کو مزید منظّم کرنے کیلئے ہماری حکومت نے بالترتیب 50 کروڑ اور 30 کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔

☆ پولیس کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے کوئٹہ شہر میں امن وامان کو برقرار رکھنے اور ٹارگٹ کلنگ کی روک تھام کیلئے ابتدائی طور پر 37 خفیہ سیکورٹی کیمروں کی تنصیب کیلئے رواں مالی سال میں اخراجات کی مد میں فنڈز جاری کردیئے ہیں۔

☆ علاوہ ازیں صوبائی حکومت نے فرنٹیئر کور کو بلوچستان میں امن وامان برقرار رکھنے کے عِوض خطیر رقم اخراجات کی مد میں برداشت کی۔

(3) ڈپٹی کمشنری اور اسسٹنٹ کمشنری نظام کی بحالی:

جناب سپیکر! دورِ آمر کے خودساختہ ضلعی نظام کی بساط لپیٹنے میں ہماری صوبائی حکومت نے پورے ملک میں سب سے پہل کی اور سابقہ ڈپٹی کمشنری نظام کو بحال کرایا۔ ضلعی نظام جس پر اربوں روپے خرچ ہوئے جو بجائے ترقی کے بے ضابطگیوں (Corruption) کا گڑھ ثابت ہوا اور ہمارے دور دراز ضلعوں میں سکول، ہسپتال اور دیگر ادارے بُری طرح متاثر ہوئے۔ میں یہ بات بھی فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ بلوچستان پہلا صوبہ ہے

جس نے لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2010ء کی صوبائی اسمبلی سے تصدیق ہونے کے فوراً بعد تمام (Devolved) (ڈیوالڈ) محکموں کے انتظامی اختیارات و مالی اخراجات متعلقہ انتظامی محکموں کے سپرد کر دیئے ہیں جوان کے موثر اور صحیح سمت میں استعمال سے آشنا ہیں۔اس عمل پر میں محکمہ خزانہ کے اہلکاروں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔جنہوں نے قلیل وقت میں تمام سابقہ ضلعی حکومتوں کے محکموں کا بجٹ صوبائی حکومت کے متعلقہ محکموں میں ضم کیا۔

(4) تعلیم (Education):

جناب سپیکر! اگر صوبہ بلوچستان کی مجموعی شرح خواندگی کا موازنہ قومی شرح خواندگی کے تناسب جو 52 فیصد ہے، سے کیا جائے تو یہ شرح صرف 34 فیصد ہے۔ ہمارے 11 لاکھ پرائمری سکول کی عمر کے بچوں میں سے 7 لاکھ بچے سکول نہیں پہنچ پاتے۔ بلوچستان کی دیہی عورتوں کی شرح خواندگی صرف 10 فیصد ہے۔ہم پر اسلئے یہ لازم ہے کہ تعلیم کے فروغ کیلئے زیادہ سے زیادہ وسائل بروئے کار لائیں۔ ہماری حکومت نے سکولوں اور کالجوں میں غیر موجود سہولیات میسر کرنے کے حوالے سے اگلے مالی سال ایک ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی ہے جنکا استعمال کچھ یوں ہے:۔

☆ صوبے کے تمام سکولوں میں فرنیچر کی کمی دور کرنے کیلئے 20 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔

☆ اسی طرح ان تمام سکولوں میں غیر موجود سہولیات کی فراہمی کے لئے 20 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔

☆ صوبے کے تمام سکولوں کی عمارات کی مرمت کے لئے جو سابقہ ضلعی نظام میں نظر انداز رہے، 40 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔

☆ اسی طرح صوبے کے بلاتفریق تمام کالجز کی مرمت وغیرہ کے لئے 20 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! یقیناً ایوان کو یہ سن کر تعجب ہوگا کہ صوبے کے 21 گرلز کالجز ایسے ہیں جہاں بچیوں کے لانے لیجانے کیلئے بسیں نہیں ہیں اس مالی سال میں تقریباً 11 کروڑ کی بسیں خریدی جائینگی تاکہ اُن کی اس بنیادی ضرورت کو پورا کیا جاسکے۔

☆ محکمہ تعلیم میں اگلے مالی سال میں آغاز حقوق بلوچستان کے تحت 5000 اسامیوں کے علاوہ تقریباً 2000 مزید اسامیاں پیدا کی جارہی ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ اساتذہ کی کمی کے خلا کو پر کریں اور پورے صوبے میں کوئی سنگل ٹیچر سکول نہ ہو۔

☆ صوبے میں رواں مالی سال کے دوران 109 پرائمری سکولوں کو مڈل کا اور 108 مڈل سکولوں کو ہائی سکول کا

درجہ دیا گیا اور 111 نئے سکول بھی کھولے گئے۔

☆ رواں مالی سال کے دوران اعلیٰ ثانوی تعلیم کے میدان میں 4 انٹر کالجز کو ڈگری کالج کا درجہ دیا گیا اور مزید 14 نئے انٹر کالجز قائم کئے گئے۔

☆ تین کیڈٹ کالجز قلعہ سیف اللہ، پشین اور جعفر آباد میں باقاعدہ طور پر کلاسز کا اجراء کر دیا گیا ہے ہماری کوشش ہے کہ باقی کیڈٹ کالجز میں بھی جو زیرِ تعمیر ہیں کلاسز کا اجراء جلد کر دیا جائے گا۔

☆ 7 کروڑ روپے کی لاگت سے محترمہ شہید بینظیر بھٹو اسکالرشپ کا اجراء کیا گیا۔ اس اسکیم کے تحت ثانوی اور اعلیٰ ثانوی درجے کے سینکڑوں طلباء و طالبات کو میرٹ کی بنیاد پر وظائف دیئے گئے۔ ہم اس ضمن میں حکومت پنجاب کے مشکور ہیں جنہوں نے بلوچستان کے طلباء و طالبات کیلئے سینکڑوں وظائف جاری کئے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

(5) صحت (Health):

جناب سپیکر! صحت کے شعبے میں ہمیں پیچیدہ حالات کے پیش نظر بہت سی دشواریوں کا سامنا ہے۔ دوائیوں کا فقدان، ناکافی بنیادی سہولیات، فنڈز کی کمی، بغیر منصوبہ بندی کے قیام کردہ غیر فعال صحت کے مراکز، زنانہ تربیت یافتہ سٹاف و تجربہ کار عملے کی کمی بلاشبہ وہ مسائل ہیں جن پر قابو پانا ہمارے لئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ اگر ہم اپنے صوبے کے نومولود بچوں کی شرح اموات کا موازنہ جو ہزار بچوں میں 158 ہے' کم ترقی پذیر افریقی ممالک سے کریں تو یہ شرح اُنکی نسبت سے بھی زیادہ ہے۔ اسی طرح 5 سال سے کم عمر کے دیہی بچوں کی شرح اموات 1000 بچوں میں 164 ہے' جو بہت زیادہ ہے۔ اسی طرح غریب خاندانوں میں بچوں کی شرح اموات زیادہ ہے بہ نسبت مالدار خاندانوں کے۔ صحیح خوراک نہ ملنے کی وجہ سے ہر 10 بچوں میں سے 4 بچے وزن کی کمی کا شکار ہیں۔ 15 سے 19 سال کی حاملہ خواتین کی کثیر تعداد زچگی کے دوران صحیح دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے فوت ہو جاتی ہیں۔ ایک صحت مند معاشرے کے حصول کیلئے صحت کے شعبے میں بے تحاشا کام کرنے کی ضرورت ہے۔

☆ دوائیوں کی کمی کو دور کرنے کیلئے رواں مالی سال کے برعکس ہم نے 29 کروڑ کے بجائے اگلے سال ایک ارب 13 کروڑ صوبے بھر میں صرف دوائیوں کی مفت فراہمی کیلئے مختص کئے ہیں۔

☆ اسی طرح صوبے کے بڑے ہسپتالوں سمیت تمام ضلعی صحت کے مراکز میں مختلف مشینری و طبی آلات کی کمی کو دور کرنے کیلئے ہماری حکومت نے ایک ارب روپے کی خطیر رقم رکھی ہے۔

☆ علاوہ ازیں ان ہسپتالوں کی مرمت کے لئے بھی 10 کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔

شیر خوار بچوں اور ماؤں کی شرح اموات میں کمی لانے اور زچہ و بچہ کو صحت مند و توانا بنانے کیلئے MNCH اور نیشنل پروگرام کے توسط سے صوبے میں کام ہو رہا ہے۔

رواں مالی سال میں درج ذیل صحت کے مراکز کی اپ گریڈیشن اور تعمیر ہو گئی ہے۔ اور مختلف سہولتیں مہیا کی گئیں:۔

☆ 8 سول ڈسپنسریز کو اَپ گریڈ کر کے بنیادی مرکز صحت (BHU) کا درجہ دیا گیا۔

☆ 14 بنیادی مراکز صحت (BHUs) کو اَپ گریڈ کر کے دیہی مرکز صحت (RHC) کا درجہ دیا گیا۔

☆ ایک دیہی مرکز صحت (RHC) کو اَپ گریڈ کر کے ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال (DHQ) کا درجہ دیا گیا۔

☆ 50 بستروں والے دو ہسپتالوں کی تعمیر، ورکرز ویلفیئر بورڈ اور صوبائی PSDP سے کرائی گئی۔

☆ 14 دیہی مراکز صحت (RHCs) اور 31 بنیادی مراکز صحت (BHUs) کی عمارتوں کو تعمیر کیا گیا۔

☆ سنڈیمن صوبائی ہسپتال میں دل کے امراض کے یونٹ (Cardiac Unit) کو تعمیر و بحال کر دیا گیا۔

اسکے علاوہ ہماری حکومت کا منصوبہ ہے کہ صحت کے شعبے میں مزید بہتری لائی جائے۔ اور اس کام کیلئے نئے ہسپتال و صحت کے مراکز کا قیام اشد ضروری ہے۔ رواں مالی سال میں صوبائی (PSDP) پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت درج ذیل اسپتالوں اور بنیادی صحت کے مراکز پر کام کیا جا رہا ہے:۔

☆ 50 بستروں پر مشتمل ہسپتالوں کی کچلاک، قلات، مچھ اور پنجگور میں تعمیر کا کام جاری ہے۔

☆ 100 بستروں پر مشتمل نواب غوث بخش رئیسانی شہید میموریل ہسپتال کی تعمیر کا کام مستونگ میں جاری ہے۔

☆ 50 بستروں والے ہسپتال کی پسنی میں تعمیر کا منصوبہ منظور ہو چکا ہے۔

☆ لورالائی اور خضدار میں میڈیکل کالجز کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔

☆ بولان میڈیکل کمپلیکس ہسپتال کوئٹہ میں کینسر وارڈ کی توسیع کا کام ہو رہا ہے۔

☆ اندھے پن کی روک تھام کیلئے مختلف ضلعی ہسپتالوں میں آنکھوں کے وارڈ کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔

☆ وفاقی و صوبائی حکومت کے تعاون سے چلنے والا PPHI پراجیکٹ صحت کے شعبے میں صوبہ بھر میں کام کر رہا ہے، اسکے تحت 547 بنیادی مراکز صحت میں سے 472 میں ڈاکٹرز کی سہولت بہم پہنچائی گئی ہے۔ 61 بنیادی مراکز صحت میں لیبر رومز، 96 بنیادی مراکز صحت میں لیبارٹری، 322 بنیادی مراکز صحت میں بجلی

70 بنیادی مراکز صحت میں گیس کے کنکشن، 313 بنیادی مراکز صحت میں پینے کے صاف پانی کی سہولت ممکن بنائی گئی ہے۔ اسکے علاوہ بیشتر بنیادی مراکز صحت میں طبی آلات، فرنیچر، جنریٹر، ائرکولر، ٹیلی فون، وائرلیس لوپ وغیرہ کی سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔ اور 366 خستہ حال بنیادی مراکز صحت کی عمارات کی مرمت کا کام مکمل کرایا گیا ہے۔ اس پراجیکٹ کے تحت 596 فری میڈیکل کیمپوں کا انعقاد عمل میں لایا گیا ہے۔

جناب سپیکر! ہم ایک مرتبہ پھر حکومت پنجاب کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے کوئٹہ میں ایک ارب روپے کی لاگت سے Cardiac (کارڈیک) ہسپتال کیلئے اپنے صوبائی بجٹ میں اخراجات رکھے ہیں۔ یقیناً یہ ہسپتال بلوچستان کے عوام کیلئے حکومت پنجاب کی جانب سے ایک انمول تحفہ ثابت ہوگا۔

(6) زراعت (Agriculture)

جناب سپیکر! زراعت وگلہ بانی ہماری دیہی آبادی کا بنیادی ذریعہ معاش ہیں یہ شعبہ بالواسطہ یا بلاواسطہ ہمارے تقریباً 70 فیصد لوگوں کو روزگار مہیا کر رہا ہے۔ صوبہ بلوچستان میں اس وقت 3 لاکھ 50 ہزار ایکڑ اراضی باغات وفصلوں کی مد میں آباد ہے۔ ہماری حکومت کی یہ ترجیح رہی ہے کہ اس شعبے میں مزید بہتری لائی جائے تاکہ صوبے کی معیشت اور بہتر ہو۔

جناب سپیکر! رواں مالی سال میں تقریباً 2 لاکھ رعایتی بلڈوزر گھنٹے دیئے گئے جس سے تقریباً 12 ہزار ہیکٹر ناہموار زمین کو قابل کاشت بنایا گیا۔ اسی طرح اگلے مالی سال میں مزید رقبہ قابل کاشت بنانے کیلئے 3 لاکھ رعایتی بلڈوزر گھنٹے مختص کئے گئے ہیں۔ جن سے تقریباً 18 ہزار ہیکٹر اراضی کو آباد کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! بلاشبہ یہ سہرا بھی ہماری حکومت کے سر ہے کہ جس نے On Farm Water Management Project کے تقریباً 1345 ملازمین کو پراجیکٹ کے مکمل ہونے کے بعد ریگولر کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ یہ سرکاری اہلکار زراعت کی ترقی میں صوبے کے بہترین معاون ثابت ہوں گے۔

(7) امورحیوانات (Livestock):

جناب سپیکر! صوبائی معیشت میں امورحیوانات صوبائی جی ڈی پی کا 52 فیصد بنتا ہے۔ مال مویشیوں کا دیہی ترقی میں اضافے اور غریب عوام کی خوشحالی سے ایک گہرا تعلق ہے۔ صوبہ بلوچستان میں امورحیوانات و ترقیات ڈیری کا ایک وسیع جال بچھا ہوا ہے۔ جس کے ذریعے مصنوعی تخم ریزی، مال مویشیوں کی صحت کا خیال اور امراض کی تشخیص کے ساتھ ساتھ مال مویشی کی پیداوار میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ 2006ء کی مال شماری کے

مطابق صوبے میں بھیڑوں کی تعداد 1 کروڑ 28 لاکھ ہے اور بکریوں کی تعداد 1 کروڑ 70 لاکھ ہے۔

رواں مالی سال کے دوران جانوروں کی مختلف بیماریوں کا علاج معالجہ کیا گیا جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

☆ تقریباً 70 لاکھ جانوروں کی مختلف بیماریوں کا علاج کیا گیا۔

☆ تقریباً ایک کروڑ جانوروں کو مختلف بیماریوں سے بچاؤ کے ٹیکے لگائے گئے۔

☆ اس شعبہ میں رواں مالی سال میں تقریباً 50 کروڑ روپے کی لاگت سے 6 منصوبوں پر کام جاری ہے۔

(8) ماہی گیری (Fisheries):

جناب سپیکر! صوبہ بلوچستان کو اللہ تعالیٰ نے ایک وسیع وعریض رقبے کے ساتھ ساتھ ایک انتہائی اہم پیداواری سمندری حدود سے نوازا ہے، جو لگ بھگ گیارہ سو کلومیٹر پر محیط ہیں۔ قانونی طور پر 12 ناٹیکل میل تک سمندر کے اندرونی حدود محکمہ ماہی گیری حکومت بلوچستان کے زیر تسلط ہے۔ جسمیں مچھلیوں کے غیر قانونی شکار کی روک تھام، ماہی گیروں کی رہنمائی اور اُن کو سہولیات بہم پہنچانا حکومت کی ذمہ داریوں میں شامل ہیں۔ بحیرہ عرب کی یہ سمندری پٹی کم وبیش پچاس ہزار لوگوں کو روزگار مہیا کر رہی ہے۔ سمندر سے سالانہ 1 لاکھ 20 ہزار میٹرک ٹن مچھلی پکڑی جاتی ہے جس سے تقریباً 9 ارب روپے آمدنی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! ہماری حکومت اگلے مالی سال سے ماہی گیری کے شعبے میں درج ذیل اقدامات کریگی:۔

☆ ماہی گیروں کو سمندر کے اندر ناگہانی حادثات کی صورت میں ابتدائی طبی امداد بہم پہنچانے کی غرض سے متعدد ایمبولینس کشتیاں خریدنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جن کیلئے مجموعی طور پر تقریباً دو کروڑ روپے مختص کردیئے ہیں۔

☆ ہماری حکومت مچھلیوں کے غیر قانونی شکار کی روک تھام کیلئے مزید پیٹرولنگ کشتیاں خریدے گی، جنکی خریداری پر تقریباً ڈھائی کروڑ روپے خرچ ہونگے۔

☆ حکومت بلوچستان کی مخلصانہ کوششوں کی وجہ سے جاپان حکومت نے کاؤنٹر پارٹ فنڈ سے پسنی فش ہاربر کی بحالی کیلئے 80 کروڑ روپے کا ایک منصوبہ منظور کرلیا ہے، جو اگلے سال شروع ہو رہا ہے۔ جاپانی حکومت کے اس تعاون کیلئے صوبائی حکومت انتہائی مشکور ہے اور مستقبل میں بھی ہم حکومتِ جاپان سے مختلف شعبوں میں خصوصاً تعلیم، صحت اور زراعت میں تعاون کی اُمید رکھتے ہیں۔

(9) مواصلات (Communication):

جناب سپیکر! کسی بھی علاقے وعوام کی ترقی وخوشحالی کیلئے ذرائع مواصلات ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں، چاہے سکول وہسپتال تک رسد ہو یا کوئی معدنیات کے ذخائر کی تلاش، سڑکوں کا جال ہمارے صوبے کی ترقی

کیلئے ناگزیر ہے۔اس ضمن میں رواں مالی سال میں تقریباً 6 ارب روپے سڑکوں کی تعمیر پر خرچ کئے گئے۔ ہماری صوبائی حکومت نے صوبے کے ذرائع رسد میں اوسطاً ایک ہزار کلومیٹر کا اضافہ کیا ہے۔ جو ایک تاریخ ہے۔

اسی طرح اگلے مالی سال میں 22 ارب روپے کی لاگت سے تقریباً 500 نئی اسکیمات بھی زیر تجویز ہیں۔ہمیں یقین ہے یہ منصوبے بلوچستان کی ترقی میں ایک اہم کردار ادا کریں گے۔

(10) معدنی شعبہ (Mines and Minerals):

جناب سپیکر! بلوچستان معدنی وسائل سے مالا مال ایک انتہائی اہم خطہ ہے۔صوبے میں بے شمار معدنیات دریافت کی گئی ہیں۔ان بیش بہا ذخائر کی موجودگی سے بلوچستان کا مستقبل وابستہ ہے۔

جناب سپیکر! ریکوڈک پروجیکٹ جو دنیا میں سونے تانبے کا سب سے بڑا ذخیرہ ہے، جسکی مالیت اربوں ڈالر بنتی ہے، پچھلے کئی برسوں سے التوا کا شکار تھا۔وزیر اعلیٰ بلوچستان نواب محمد اسلم خان رئیسانی کی دُور اندیشی، انتھک محنت اور کاوشوں کے نتیجے سے ریکوڈک پراجیکٹ، وفاقی حکومت کے تعاون سے دوبارہ فعال کر دیا گیا ہے۔صوبائی حکومت اپنے وسائل سے اس منصوبے کو کامیابی سے ہمکنار کرنا چاہتی ہے جس کے نتیجہ میں ایک طرف صوبے کے بیروزگار نوجوانوں کیلئے روزگار کے دروازے کھلیں گے دوسری طرف صوبے کی آمدن میں اربوں روپے کا اضافہ ہوگا۔وفاقی حکومت نے معدنی شعبے میں تقریباً ساڑھے آٹھ ارب روپے کی لاگت سے ایک ریفائنری قائم کرنے کا منصوبہ منظور کرلیا ہے اس ریفائنری سے روزانہ 15000 ٹن خام تانبے کی پروسیسنگ کر کے تانبے کی دھات اور دیگر قیمتی معدنیات جیسے سونا، چاندی اور سلفیورک ایسڈ وغیرہ پیدا کئے جائینگے۔اس ریفائنری کے قیام سے ہزاروں لوگوں کو روزگار فراہم ہوگا یہ منصوبہ انشاء اللہ چار سال میں مکمل ہوگا۔

(11) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (Public Health Engineering):

جناب سپیکر! پینے کا صاف پانی ہر انسان کی بنیادی ضرورت ہے، ہماری حکومت کی بھی یہ اولین ترجیح رہی ہے کہ صوبے کی دیہی وشہری آبادی کو پینے کا صاف پانی فراہم کیا جاسکے۔اس ضمن میں ہم وفاقی حکومت کے شکرگزار ہیں جس کے توسط سے پراجیکٹ ''پینے کا صاف پانی سب کیلئے'' کے تحت ابتک 575 یونین کونسلز میں سے 400 یونین کونسلز میں پلانٹس لگ چکے ہیں۔اور ہمیں یقین ہے کہ یہ منصوبہ اگلے مالی سال میں مکمل ہوجائیگا۔ جناب سپیکر! اسکے علاوہ اجتماعی طور پر پینے کے پانی کے مسائل کو حل کرنے کیلئے ہماری حکومت نے سالانہ PSDP میں تقریباً 110 منصوبوں پر کام مکمل کیا ہے اور اس پر تقریباً 70 کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں

اسی طرح وزیراعظم، وزیراعلیٰ اور گورنر کے خصوصی ترقیاتی پروگرام کے توسط سے 60 نئے منصوبوں پر رواں مالی سال میں کام مکمل ہوا جس پر تقریباً 40 کروڑ روپے خرچ کئے گئے۔ علاوہ ازیں کمیونٹی واٹر سپلائی کی مد میں بجلی کے بقایا جات جو تقریباً 35 کروڑ روپے بنتے ہیں یہ رقم حکومت بلوچستان ادا کریگی۔

(12) آبپاشی (Irrigation):

جناب سپیکر! آبپاشی کے شعبے میں رواں مالی سال میں کل 62 منصوبے تھے، جن کا تخمینہ تقریباً 4 ارب روپے تھا اور رواں مالی سال میں ان کیلئے تقریباً ایک ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اِن میں سے 20 منصوبے مکمل ہوئے، جن میں 11 ڈیم، 5 سیلابی بند اور 4 سطحی آبپاشی کے منصوبے شامل ہیں۔ ان اسکیموں سے تقریباً 20 ہزار ایکٹر زمین سیراب ہوگی اور ڈیموں سے زیرزمین پانی کی سطح میں خاطرخواہ اضافہ ہوگا۔

(13) محنت وافرادی قوت (Labour and Manpower):

جناب سپیکر! صوبہ بلوچستان میں آبادی کی شرح نمو میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ 2005ء میں صوبے کی آبادی 78 لاکھ تھی جو 2025ء تک 1 کروڑ سے تجاوز کرجائیگی۔ حال و مستقبل میں لوگوں کو روزگار فراہم کرنا بلاشبہ ہم سب کیلئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ نوجوان نسل کو مختلف ہنر کے شعبوں میں تربیت دیکر اُنہیں کارآمد بنانا اور انکی سماجی و معاشی زندگی میں مثبت تبدیلی لانا حکومت کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ تاکہ وہ سماج میں ایک بہتر مقام حاصل کرسکیں اور منفی رجحانات کی طرف مائل نہ ہوں۔

وفاقی حکومت کے تعاون اور نیشنل ووکیشنل وٹیکنیکل ایجوکیشن (NAVTEC) کے تحت رواں مالی سال کے دوران 13 تحصیلوں میں مردانہ فنی تعلیم کے مراکز قائم کئے گئے ہیں، جن پر مجموعی طور پر تقریباً 16 کروڑ روپے خرچ ہوئے اور حکومت اگلے مالی سال میں صوبے کے 8 مختلف مقامات پر فنی تعلیم کے مراکز قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(14) خوراک (Food):

جناب سپیکر! ہماری حکومت رواں مالی سال کے دوران خوراک کے شعبے میں متعین کردہ اپنے مقاصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی۔ اور درج ذیل مقاصد کا حصول بہتر حکمت عملی کی وجہ سے ممکن ہوا:۔

☆ رواں مالی سال کے گزشتہ ستمبر اور دسمبر کے مہینوں میں چینی کی قلت و قیمتوں میں روزمرہ اضافہ پورے پاکستان میں دیکھنے میں آیا، مگر ہماری حکومت نے اپنی دانشمندی اور پرائیویٹ سیکٹر کے تعاون سے نہ صرف مارکیٹ میں چینی کی وافر مقدار میں دستیابی کو ممکن بنایا بلکہ چینی کی قیمتوں میں استحکام کو برقرار رکھا۔

☆ رواں مالی سال کے دوران ہماری حکومت نے غریب عوام کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے آٹے کی قیمتوں کو 2500 روپے فی 100 کلوگرام پر مستحکم رکھا اور اس طرح سے 300 گرام والی روٹی کی قیمت 10 روپے پر برقرار رہی۔

☆ اس سال 70 ہزار میٹرک ٹن گندم نصیر آباد ڈویژن سے خریدی گئی اور محکمہ خوراک از خود خریداری کے عمل میں شامل ہوا۔ جس کی وجہ سے پچھلے سال پاسکو (PASCO) کے ذریعے خریدی گئی گندم کے مقابلے میں اس سال 700 روپے فی میٹرک ٹن حکومت کو بچت ہوئی۔ جس کا فائدہ براہ راست غریب عوام کو پہنچا۔

(15) محکمہ ترقی نسواں کا قیام (Creation of Women Development Department):

جناب سپیکر! ہماری حکومت عورتوں کے حقوق، اُنکے تحفظ اور فلاح بہبود کے لئے کوشاں ہے اسلئے رواں مالی سال میں ایک الگ سے محکمہ ''ترقی نسواں'' کے نام سے قائم کیا ہے تاکہ عورتوں کو زندگی کے ہر شعبے میں مردوں کے شانہ بشانہ لایا جاسکے۔ اس مقصد کیلئے رواں مالی سال میں اس محکمے کے لئے نہ صرف اسامیاں دیدی گئی ہیں بلکہ اگلے مالی سال میں اس محکمے کیلئے تقریباً ڈھائی کروڑ کا بجٹ رکھا گیا ہے۔ اسکے علاوہ اگلے مالی سال میں اس محکمے کیلئے ایک ڈائریکٹوریٹ کا قیام عمل میں لایا جائیگا۔ جس کو منظم کرنے کیلئے مزید اسامیاں رکھی گئی ہیں۔

(16) ثقافت (Culture):

قوموں کی زیست وحیات اُن کی ثقافت کو زندہ رکھنے میں مضمر ہے۔ بلوچستان کے عوام کو اپنے رسم و رواج، تہذیب وتمدن، روایات اور ثقافت پر فخر ہیں ہمیں یہ اعزاز کہ ہم نے اپنے اقدار کے امین ایک چھوٹا سا ادارہ ثقافت کو ایک مکمل ڈائریکٹوریٹ کی شکل دی تاکہ وہ ہماری ثقافت کے فروغ کیلئے مزید کوشاں ہو۔ ہم نے بلوچستان میں رہنے والی ہر نسل و زبان کی اقدار و ثقافتی ورثے کو اجاگر کرنے کے لئے ڈائریکٹوریٹ کے ریگولر بجٹ میں پہلی مرتبہ خاطر خواہ رقم مختص کردی ہے تاکہ پورے سال میں مشاعرے، ادبی و ثقافتی اور تاریخی میلے، ادبی وسیاسی شخصیات کے حوالے سے مخصوص تقاریب کا انعقاد ممکن ہوسکے۔

(17) محکمہ جیل خانہ جات (Prisons Department):

جناب سپیکر! حکومت بلوچستان نے جیلوں کی سیکورٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام جیلوں میں جیمرز لگانے کا فیصلہ کیا ہے اور اس مقصد کیلئے اگلے سال اُن کے بجٹ میں خطیر رقم مختص کردی گئی ہے۔

☆ جیل کی مختلف پوسٹوں (اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل اور وارڈن) کو اَپ گریڈ کردیا گیا ہے۔ جس کا اطلاق

یکم جولائی سے ہوگا۔حکومت کے اس فیصلے سے سینکڑوں ملازمین کو مستقبل میں فائدہ پہنچے گا۔

☆ جیلوں کی ابتر حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت بلوچستان نے اگلے مالی سال میں مختلف جیلوں کیلئے اُنکی مرمت وغیرہ کیلئے فنڈ مختص کئے ہیں سینٹرل جیلوں کے لئے 5 لاکھ فی جیل ،باقی تمام جیلوں کے لئے 2 لاکھ روپے فی جیل اور جیل لاک اَپس کیلئے 50 ہزار روپے فی جیل لاک اَپ رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! بیروزگاری ایک انتہائی سنگین مسئلہ ہے جہاں نوجوانوں کو روزگار کے وافر مواقع میسر نہ ہوں تو معاشرتی مسائل جنم لیتے ہیں چند خالی اسامیوں کیلئے ہزاروں درخواستوں کا حصول ہم سب کیلئے ایک لمحہ فکریہ ہے حکومت نے عوام کو روزگار کے بہتر مواقع فراہم کرنے کا عزم کیا ہے۔اور اس مقصد کیلئے اگلے مالی سال میں صوبے کے مختلف محکموں میں تقریباً 5728 اسامیاں پیدا کی جارہی ہیں۔

وفاقی وصوبائی حکومت نے بیروزگاری اور تعلیم کے فروغ کیلئے آغاز حقوق بلوچستان پیکیج کے حوالے سے ایک واضح حکمت عملی اپنائی ہے اور پہلے مرحلے میں رواں مالی سال کے دوران وفاق کی طرف سے 5000 اسامیوں کا اعلان کیا گیا تھا اُن کیلئے وفاقی حکومت نے 20 کروڑ روپے حکومت بلوچستان کو فراہم کردیئے ہیں۔ان اسامیوں میں سے بیشتر کو میرٹ کی بنیاد پر ضلعی کوٹہ کی سطح پر محکمہ تعلیم میں پُر کیا جاچکا ہے۔اور اس عمل سے یقیناً بیروزگاری میں کمی آئے گی اور تعلیم کو فروغ حاصل ہوگا۔

(18) سرکاری ملازمین کے لئے مراعات (Relief for Government servants):

جناب سپیکر! صوبے کی انتظامی مشینری کو چلانے ،منصوبہ سازی اور منصوبوں کو عملی جامعہ پہنانے میں سرکاری ملازمین ہمارے دست وبازو ہیں۔اُنکی مالی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے مسائل کو حل کرنا ہماری حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔ہمیں اس بات کا شدت سے احساس ہے کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہیں موجودہ مہنگائی کے تناسب سے ناکافی ہیں۔لہٰذا اس ضمن میں حکومت درج ذیل فیصلے کا اعلان کرتی ہے:۔

☆ صوبائی سرکاری ملازمین کو بنیادی تنخواہ کے 50 فیصد کے برابر ایڈ ہاک ریلیف الاؤنس (Adhoc Relief Allowance) دیا جائیگا۔(ڈیسک بجائے گئے)

☆ اسی طرح پولیس،لیویز اور بلوچستان کانسٹیبلری کے وردی والے (Uniformed) ملازمین کا مورال بلند کرنے کیلئے اُنکی بنیادی تنخواہوں میں 100 فیصد اضافہ کردیا جائے گا۔(ڈیسک بجائے گئے)

☆ اسی طرح گریڈ 1 تا 15 کے ملازمین کا میڈیکل الاؤنس دوگنا کردیا جائیگا جبکہ گریڈ 16 تا 22 کے ملازمین کو ماہانہ بنیادی تنخواہ کے 15 فیصد کے برابر میڈیکل الاؤنس دیا جائے گا۔(ڈیسک بجائے گئے)

☆ 2001ء کے بعد ریٹائر ہونے والے ملازمین کی پنشن میں 15 فیصد اور 2001ء سے پہلے ریٹائر ہونے والے ملازمین کی پنشن میں 20 فیصد اضافہ کیا جائے گا۔(ڈیسک بجائے گئے)

☆ گریڈ 1 تا 15 میں ریٹائر ہونے والے ملازمین کو پنشن کے 25 فیصد اور گریڈ 16 تا 22 میں ریٹائر ہونے والے ملازمین کو پنشن کے 20 فیصد میڈیکل الاؤنس دیا جائیگا۔

☆ کم از کم ماہانہ پنشن 2000 روپے سے بڑھا کر 3000 روپے کر دی جائیگی۔

☆ فیملی پنشن کی شرح کو 50 فیصد سے بڑھا کر 75 فیصد کی جائیگی۔

ان تمام فیصلوں کا اطلاق یکم جولائی 2010ء سے ہوگا۔(ڈیسک بجائے گئے)

جناب سپیکر! اس سال بہتر فنڈ مینجمنٹ (Fund Management) سے حاصل شدہ رقم سے 11 کروڑ روپے سرکاری ملازمین کی بہبود پر خرچ کئے گئے ہیں اور گروپ انشورنس کی مد میں 30 کروڑ روپے ریٹائر اور فوت شدہ ملازمین کے لواحقین کو ادا کئے گئے ہیں۔اور 12 کروڑ روپے فوت شدہ سرکاری ملازمین کے لواحقین کی مالی امداد پر خرچ ہوئے ہیں۔اسکے علاوہ رواں مالی سال میں میڈیکل چارجز (Medical Reimbursment) کی مد میں 15 کروڑ روپے سرکاری ملازمین کو دیئے گئے ہیں۔

ہماری حکومت نے سرکاری ملازمین کو مکانات تعمیر کرانے کیلئے رواں مالی سال میں 30 کروڑ روپے بلاسود قرضہ فراہم کئے ہیں جنکی واپسی آسان اقساط میں ہوگی اور اگلے مالی سال میں اس مقصد کیلئے 60 کروڑ روپے رکھ دیئے گئے ہیں۔

(19) معاوضہ متاثرین دہشتگردی (Compensation For Affectees of Terrorism):

اس مالی سال کے دوران تقریباً 10 کروڑ روپے معاوضہ دہشتگردی کے متاثرین میں تقسیم کر دیئے گئے ہیں۔ ہماری حکومت نے پولیس اور دیگر وردی والے ملازمین (لیویز فورس اور محکمہ جیل) کے شہدا کے لواحقین کیلئے جو دہشتگردی کی وجہ سے متاثر ہوئے ہوں' کا معاوضہ 5 لاکھ سے بڑھا کر 20 لاکھ کر دیا ہے۔

(20) قدرتی آفات سے متاثرہ لوگوں کی ریلیف و بحالی:

جناب سپیکر! ہماری حکومت قدرتی آفات سے متاثرہ لوگوں کی امداد میں کسی سے پیچھے نہیں رہی ہے۔ حکومت بلوچستان نے ہنزہ کے بھائیوں کی امداد کیلئے 5 کروڑ روپے دیئے اور حالیہ سمندری طوفان ''پیٹ'' سے بلوچستان کے ساحلی علاقوں کے متاثرہ خصوصاً گوادر اور پسنی کے لوگوں کیلئے فوری طور پر ریلیف کی مد میں 5 کروڑ روپے جاری کر دیئے ہیں۔اسکے علاوہ نواب محمد اسلم خان رئیسانی وزیراعلیٰ بلوچستان کا بذات خود متاثرہ علاقوں کا دورہ

کرنا اور نقصانات کا جائزہ لینا انتہائی قابل قدر ہے۔ اُنھوں نے اپنے لوگوں کو اس مشکل گھڑی میں تنہا نہیں چھوڑا اور متاثرہ مقام پر موجود انتظامیہ کو فوری طور پر متاثرہ علاقے کا سروے اور نقصانات کا تخمینہ لگانے کے احکامات بروقت جاری کئے تا کہ نقصانات کا ازالہ جلد از جلد کیا جا سکے۔

جناب سپیکر! ہماری حکومت نے ریلیف اور قدرتی آفات سے متاثرہ لوگوں کی بحالی کی مد میں اگلے مالی سال کیلئے 2 ارب روپے رکھ دیئے ہیں۔

2009-10ء میزانیے کا نظر ثانی بجٹ

جناب سپیکر! اب میں ایوان کے سامنے مالی سال 2009-10ء میزانیے کا نظر ثانی شدہ تخمینہ پیش کرتا ہوں۔ جس کا مجموعی حجم 1 کھرب 2 ارب 97 کروڑ روپے ہے اس رقم میں:

1۔ وفاقی و صوبائی محصولات کا مجموعی حجم: 1 کھرب 1 ارب 24 کروڑ روپے ہے جس میں:

(a) وفاقی محصولات کا حجم: 66 ارب 73 کروڑ روپے:

(i) ہمیں Divisible Pool (ڈِوزِبل پول) کی مد میں 30 ارب 46 کروڑ روپے۔

(ii) اور Straight Transfers کی مد میں 11 ارب 87 کروڑ روپے موصول ہوئے۔

(iii) اسی طرح گرانٹس کی مد میں 24 ارب 40 کروڑ روپے اور

(b) صوبائی محصولات کی مد میں: 2 ارب 45 کروڑ روپے موصول ہوئے۔

جناب سپیکر! صوبائی محاصل میں تقریباً 1 ارب 20 کروڑ روپے کی کمی اس ایوان میں بیٹھے وزراء صاحبان اور سول افسران کیلئے باعث تشویش ہونا چاہئے، یہ طے ہے کہ جبتک ہم اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی خود کوشش نہیں کریں گے وفاق یا کسی اور ادارے کی مدد ہمارے لئے بے سود ہوگی۔

(c) ہمیں کیپٹل محصولات کی مد میں: 32 ارب 6 کروڑ روپے موصول ہوئے۔

2 **۔اب میں صوبائی اخراجات کا مجموعی حجم جو: 1 کھرب 2 ارب 97 کروڑ روپے ہے، کی تفصیلات بتانا چاہوں گا۔**

(i) جاری اخراجات کا حجم: 52 ارب 70 کروڑ روپے

(ii) کیپٹل اخراجات کا حجم: 24 ارب 83 کروڑ روپے

(iii) ترقیاتی اخراجات کا حجم: 25 ارب 44 کروڑ روپے

اس طرح برائے سال 2009-10ء صوبائی حکومت کا کل خسارہ 8 ارب 33 کروڑ سے کم ہو کر 1 ارب

73 کروڑ روپے بنا۔

مالی سال 11-2010ء کا سالانہ بجٹ

اب میں صوبہ بلوچستان کی تاریخ میں سب سے بڑے حجم کا بجٹ برائے مالی سال 11-2010ء جسکا کل تخمینہ پہلی مرتبہ 1 کھرب 52ارب سے زیادہ ہے' کی تفصیلات پیش کرونگا۔

مجموعی حجم: 1 کھرب 52ارب 1 کروڑ روپے

1۔وفاقی وصوبائی محصولات کا مجموعی حجم: 1 کھرب 44 ارب 92 کروڑ روپے

(1) وفاقی محصولات کا حجم: 1 کھرب 11 ارب 40 کروڑ روپے جس میں:

(i) Divisible Pool(ڈوزبل پول): 83 ارب روپے

(ii) Straight Transfers : 16 ارب 40 کروڑ

(iii)GDS/ گرانٹس/ آغازِ حقوقِ بلوچستان کے بقایاجات:12 ارب روپے

(2)صوبائی محصولات: 4 ارب 13 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جبکہ

(3)کیپٹل محصولات: 29 ارب 39 کروڑ روپے کا تخمینہ ہے۔

2 ۔صوبائی اخراجات کا مجموعی حجم: 1 کھرب 52 ارب 2 کروڑ روپے ہے جس کی تفصیلات کچھ یوں ہیں:۔

(i) جاری اخراجات کا حجم:83 ارب 44 کروڑ روپے

(ii) کیپٹل اخراجات کا حجم:41 ارب 82 کروڑ روپے جبکہ

(iii) ترقیاتی اخراجات کا حجم:26 ارب 75 کروڑ روپے ہے جسمیں تقریباً 4 ارب بیرونی امداد بھی شامل ہیں۔ یوں بجٹ 11-2010ء کا خسارہ 7 ارب 10 کروڑ روپے کا ہے۔جسے صوبائی وسائل سے پورا کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

جناب سپیکر! میں یہاں ایک خوشخبری صوبائی اسمبلی کے ممبران وصوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ کے عملے اور سول سیکرٹریٹ کے ملازمین کو دینا چاہتا ہوں ۔حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ اور سول سیکرٹریٹ کے اندر دو دو کمروں پر مشتمل اکاؤنٹنٹ جنرل آفس بلوچستان کے دو ذیلی شاخیں کھول دی جائیں گی۔جن میں ایک ایک اکاؤنٹس آفیسر اور اُنکا مختصر سا عملہ بیٹھ کر ممبران صوبائی اسمبلی و عملے اور سیکرٹریٹ کے ملازمین کے تمام بلوں کی وہیں جانچ پڑتال کرنے کے بعد چیک وغیرہ جاری کرینگے' جس سے ممبران صوبائی اسمبلی ومتعلقہ ملازمین کیلئے آسانی ہوگی۔

جناب سپیکر! میں وزیراعلیٰ بلوچستان، نواب محمد اسلم خان رئیسانی کی قائدانہ صلاحیت و بصیرت کا اعتراف کرتا ہوں جنکی ہدایت پر صوبے میں Balochistan Investment Board کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے۔تا کہ آغازِ حقوقِ بلوچستان پیکیج کے تحت ملنے والی رقم کو صحیح سمت میں انویسٹ کر کے اس سے دُوررَس اور پائیدار منافع حاصل کیا جاسکے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک دفعہ پھر وزیراعلیٰ بلوچستان، نواب محمد اسلم خان رئیسانی، گورنر بلوچستان، نواب ذوالفقار علی مگسی، اپنے معزز رفقاء کار اور اس اسمبلی کا شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھ پر اعتماد کیا اور میں اِنکے تعاون سے صوبے کے مالی معاملات کو احسن طریقے سے انجام دینے کے اہل ہوا۔ میں محترم چیف سیکرٹری صاحب اور محکمہ خزانہ کے سیکرٹری اور عملہ کا بھی شکر گزار ہوں جن کی انتھک کوششوں سے بجٹ ترتیب دینے میں کامیابی حاصل ہوئی۔ پاکستان زندہ باد۔ (ڈیسک بجائے گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: میزانیہ بابت سال 11-2010ء اور ضمنی میزانیہ بابت سال 10-2009ء پیش ہوا۔ جو معزز اراکین میزانہ بابت سال 11-2010ء مورخہ 26-25-24/جون 2010ء کو بحیثیت مجموعی عام بحث میں حصہ لینے کی غرض سے تقریر کرنے کے خواہشمند ہوں وہ اجلاس ختم ہونے کے بعد سیکرٹری اسمبلی کو اپنے ناموں کا اندراج کرا دیں۔ اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 24/جون 2010ء بوقت صبح 11 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس 6 بجکر 25 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆